قلم کمان حامد میر

تقسیم کشمیر کا قادیانی پلان

سیاسی سمجھ بوجھ رکھنے والے اہل فکر و نظر کے لئے یہ راز اب راز نہیں رہا کہ مغربی طاقتیں مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے نام پر ایک ایسا منصوبہ تیار کئے بیٹھی ہیں جس کا اصل مقصد کشمیر کی تقسیم ہے۔ یہ تقسیم صرف اور صرف بھارت کے مفاد میں ہو گی۔ تقسیم کشمیر کا یہ منصوبہ نیا نہیں بلکہ بہت پرانا ہے۔ اس پرانے منصوبے کو نئے رنگ و روغن کے ساتھ قابل عمل بنانے کے لئے کچھ ایسی طاقتیں بھی سرگرم ہیں جن کا بظاہر کشمیر سے کوئی تعلق نظر نہیں آتا۔ ایسی ہی ایک طاقت قادیانی جماعت بھی ہے جو ان دنوں مقبوضہ کشمیر میں خاصی سرگرم ہے۔ پاکستان میں موجود قادیانی حضرات یقیناً میرے نکتہ نظر سے اختلاف کریں گے لیکن میں اپنی گزارشات ٹھوس تاریخی و واقعاتی شہادتوں کی مدد سے پیش کر رہا ہوں کیونکہ مقبوضہ کشمیر میں سرگرم قادیانیوں کے اسرائیل سے روابط اب ڈھکے چھپے نہیں رہے۔ تقسیم کشمیر کی سازشوں پر غور کرنے سے پہلے کشمیر میں قادیانیوں کی دلچسپی کی وجوہات جاننا بہت ضروری ہیں۔

مسلمانوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عقیدہ ہے کہ وہ دنیا میں دوبارہ آئیں گے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں دعویٰ کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور آنے والا مسیح میں ہوں۔ اپنے جھوٹے دعوے کو سچ ثابت کرنے کے لئے قادیانی دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال کشمیر میں ہوا اور ان کی قبر سری نگر کے قریب واقع ہے۔ قادیانیوں نے اس سلسلے میں ایک برطانوی مصنف سے انگریزی میں کتاب لکھوائی جس کا عنوان "مسیح کشمیر میں فوت ہوئے" ہے۔ اس کتاب میں دعویٰ کیا گیا ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل کے بعض قبائل بھی کشمیر آ گئے تھے اور کشمیری بٹ، گابا، کچلو، ماتری، میر، پنڈتو، نہرو سمیت کئی ذاتوں کا تعلق بنی اسرائیل کے بعض قبائل سے ہے۔ قادیانی گزشتہ ایک سو سال سے کشمیر میں اپنے قدم جمانے کی کوشش میں ہیں اور اس سلسلے میں کہتے ہیں کہ مسیح اوّل کشمیر میں دفن ہے جبکہ مسیح موعود کے دم سے کشمیر ایک مثالی ملک بنے گا۔ مرزا غلام احمد نے مہاراجہ پرتاب سنگھ کے دور میں اپنے ایک پیروکار حکیم نورالدین کو ریاستی مشیر بنوایا اور کشمیر میں اپنا کام شروع کیا لیکن ۱۸۹۲ء میں مہاراجہ پرتاب سنگھ نے حکیم نورالدین کو ریاست سے نکال دیا کیونکہ وہ تمام اہم عہدوں پر قادیانیوں کو فائز کروا رہا تھا۔

قادیانیوں نے کشمیر میں گھسنے کی دوسری کوشش ۱۹۳۱ء میں کی جب مرزا غلام احمد کا بیٹا مرزا بشیر الدین کشمیر کمیٹی کا سربراہ بن بیٹھا۔ علامہ اقبال بھی کشمیر کمیٹی کے رکن تھے۔ جب انہیں پتہ چلا کہ مرزا بشیر الدین کشمیر کی آزادی کی بجائے وہاں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے سرگرم ہے تو انہوں نے کشمیر

کمیٹی سے استعفیٰ دے دیا۔ جسٹس (ر) جاوید اقبال "زندہ رود" میں لکھتے ہیں کہ قادیانیوں نے "تحریک کشمیر" کے نام سے ایک الگ جماعت بنا کر اقبال کو اس کا صدر بنانا چاہا لیکن شاعر مشرق نے فرمایا کہ قادیانی اپنے امیر کے سوا کسی کے وفادار نہیں"۔ ۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے لئے انگریزوں کا مقرر کردہ حد بندی کمیشن گورداسپور پہنچا تو قادیانیوں کی بڑی تعداد نے خود کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کیا اور مسلمانوں کا تناسب کم کروادیا۔

گورداسپور بہت اہم ضلع تھا کیونکہ یہ بھارت اور کشمیر میں واحد زمینی رابطہ تھا۔ قادیانیوں کی ملی بھگت سے انگریزوں نے گورداسپور بھارت کے حوالے کر دیا۔ بھارت نے گورداسپور کے راستے سرینگر پر قبضہ کیا تو کشمیریوں نے جہاد شروع کر دیا۔ ۴۔ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ایک کشمیری قادیانی گلکار نے راولپنڈی میں جمہوریہ آزاد کشمیر کا اعلان کیا اور خود آزاد کشمیر کا صدر بن بیٹھا۔ گلکار نے ۱۳ رکنی کابینہ کا اعلان بھی کیا جس میں آدھے قادیانی تھے اور شیخ عبداللہ کے پاس سرینگر پہنچ گیا لیکن مجاہدین نے زور پکڑا تو گلکار پس منظر میں چلا گیا۔ مجاہدین نے کشمیر کے کئی علاقے فتح کر لئے تو پاکستانی فوج کے انگریز کمانڈر انچیف جنرل گریسی نے قادیانیوں پر مشتمل فرقان رجمنٹ تشکیل دے کر جموں کے محاذ پر بٹھا دی۔ یہ بٹالین ریاست جموں و کشمیر پر قادیانی جھنڈا لہرانے کے لئے قائم ہوئی لیکن اس کے جوان کچھ نہ کر سکے کیونکہ قادیانیوں کے مذہب میں جہاد کی کوئی گنجائش نہیں۔ ۱۹۱۲ء میں انکشاف ہوا کہ اسرائیلی فوج سینکڑوں قادیانیوں کو تربیت دے رہی ہے۔ اسرائیل اور قادیانیوں کی قربت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اسرائیل میں قادیانیوں کے دفاتر کئی دہائیوں سے کام کر رہے ہیں۔ قادیانی کشمیریوں کو یہودی النسل قرار دے کر اسرائیل کی ہمدردیاں حاصل کر چکے ہیں اور لندن میں بیٹھے ہوئے قادیانی دانشور اسرائیل کی مدد سے کشمیر میں خوب کام کر رہے ہیں۔ انتہائی باخبر ذرائع کے مطابق قادیانیوں کی سرگرمیوں کا مرکز سرینگر ہے اور وہ خود مختاری کے نظریئے کو فروغ دے رہے ہیں۔ اس نظریئے کا مقصد متحدہ جموں و کشمیر کی خود مختاری نہیں بلکہ صرف اور صرف وادی کی خود مختاری ہے۔ لندن میں سرگرم قادیانی دانشوروں کی کوشش ہے کہ بھارت مقبوضہ جموں و کشمیر میں ضلع وار ریفرنڈم پر آمادگی ظاہر کر دے۔ ضلع وار ریفرنڈم کی تجویز اقوام متحدہ کے ایک نمائندے مسٹر ڈکسن نے ۱۹۵۰ء میں بھی پیش کی تھی۔ اس وقت پنڈت نہرو نے اس منصوبے کی حمایت اور لیاقت علی خان نے مخالفت کی تھی۔ ۴۹ سال بعد قادیانی دانشور ایک دفعہ پھر اس منصوبے کو سامنے لا رہے ہیں۔ ضلع وار ریفرنڈم سے لداخ اور جموں بھارت کے پاس جائیگا، آزاد کشمیر پاکستان کے پاس رہے گا اور سرینگر خود مختار بن جائیگا جہاں قادیانی اقتدار میں شامل ہو کر بھارت کے ساتھ جاملیں گے۔ یہ منصوبہ امریکہ کو قبول ہے کیونکہ کنٹرول لائن متاثر نہیں ہو گی۔ یاد رہے کہ کنٹرول لائن کا

بقیہ ص 10 پر